گلدستہ ایمانی

بسلسلہ مجموعہ نفیسہ

مصنف

علامہ شیخ مفیدؒ

مترجم

سید محمد انیسؔ کاظمی کشمیری

نام کتاب : گلدستہ ایمانی بسلسلہ مجموعہ نفیسہ

مصنف : علامہ شیخ مفید علیہ رحمہ

مترجم : سید محمد انیسؔ کاظمی کشمیری

کمپوزنگ اول : حاجی محمد یاسین بمنہ 7006180545

کمپوزنگ ثانی : قربان علی بٹ ہاگرپورہ 954121943

ایڈٹ : سید مہدیؔ الحسن رضوی

قیمت : ۱۵۰

SBIN NO :

کتاب ملنے کا پتہ

ادارہ حضرت ابوالفضل العباس لایبریری چندہ پورہ

عباس بُک شاپ یکھمن پورہ 9541713760

اشرف بُک ڈیپو خمینی چوک بمنہ

گذارش احوال واقعی

پیش نظر رسالہ کا ترجمہ راقم الحروف نے رمضان ۱۴۰۲ھ میں شروع کیا نصف سے زیادہ رسالہ کا ترجمہ کر کے حالات نے کچھ اسطرح رخ اختیار کیا جو ہماری قوم کی درد انگیز داستان کہلائے گی۔ اسلئے کہ حضرت سرکار شریعت وقار حجتہ الاسلام والمسلمین آقای حاج سید یوسف الموسوی طاب ثراہ بانی صدر محترم انجمن شرعی شیعیان ومتولی مدرسہ باب العلم ۱۰ ذیقعد ۱۴۰۲ھ کو انتقال فرما گئے اور اُن کی موت سے قوم ایک شدید بحران سے دوچار ہوئی اندرونی و بیرونی سازشی عناصر نے اپنا کام مکمل کرنا چاہا اور قوم کو دو حصوں میں منقسم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جس میں انہیں وقتی طور کامیابی بھی ہوئی۔ بھائی بھائی سے علیحدہ ہو گیا باپ بیٹے میں ٹھن گئی اور میاں بیوی میں بھی اختلافات پیدا ہو گئے۔ جسکی مکمل تفصیل راقم نے حضرت آقای مرحوم طاب ثراہ کی سوانح عمری خادم الشریعہ کے ضمیمہ میں لکھی ہے راستے مسدود، وسائل مصدود اور آمد و رفت کے ذرائع محدود ہو کر رہ گئے۔ ہر طرف لوٹ مار قتل و غارت اور رہزنی کا دور دورہ شروع ہوا۔ ان حالات کے پیش نظر اسکے سوا کیا چارہ تھا کہ میں اپنی عزت و آبرو محفوظ رکھوں خدا خدا کر کے ماہ ذی الحجتہ الحرام ۱۴۰۲ھ کے ابتدائی دنوں میں باقی نصف رسالہ کا ترجمہ کر کے ۲ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ کو تمام کیا۔ اسی روز بعد دوپہر توضیح المقاصد کا ترجمہ شروع کر کے ۴ ذی

الحجہ ۱۴۰۳ھ کو صبح کے 9 بجکر بیس منٹ پر ختم کیا۔ اور اسی روز تاریخ الائمہ کا ترجمہ شروع کیا اور ۶ ماہ ذیالحجہ ۱۱ بجکر بیس منٹ پر ختم کیا۔ ترجمہ کے ساتھ میں نے فٹ نوٹ اور حاشیے بھی لکھے۔ نظر ثانی کی اشد ضرورت تھی مگر علاقہ بڈگام میں خاص طور حالات ناساز رہنے کی وجہ سے راقم ربیع الاول ۱۴۰۳ھ میں ہی چاکر بٹہ پورہ کی طرف چلا گیا جہاں مجھے قدیم الایام سے لوگ جانتے ہیں اور مجھے خدمت دین وقوم کا موقعہ دیتے ہیں۔ مطب رکھنے کی وجہ سے مجھے ادبی وعلمی سرگرمیوں میں رکاوٹ ہوتی لیکن اسکے باوجود دل کے ارمان آنسوں میں بہاتا رہا مگر وفا کر کے تنہا بھی جاتا رہا۔ اسی اثنا میں میرا دیرینہ ساتھی غلام محمد میر چاکری) مجھ سے بچھڑ گیا اور میں طرح طرح کی روحانی اذیتوں کا شکار بنا۔ اس ہمت شکن ماحول میں بھی میں نے ان مصائب کے پہاڑوں کو خدا کے فضل وکرم اور امام العصر روحی فدا کی غیبی امداد سے چور چور کیا رسالہ مذکورہ کی نظر ثانی کی اور فٹ نوٹس وحواشی کو رسالہ سے علیحدہ کر کے آخر میں ترتیب دیا۔ جو آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ میں اپنے دوستوں واحباب سے زیادہ ان سخن چینوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے متعلق غلط رائیں قائم کی اور میرے خلاف تاثرات پیدا کیئے۔ خدا انہیں اس کا بدلہ دے۔ میں اُن کے حق میں صرف یہ کہوں گا ربِ اھد قومی فا انھم لا یعلمون (پالنے والے میری قوم کو ہدایت کر کہ وہ نادان ہیں) اے خدا تو خبیر مافی الضمیر ہے میرے گناہوں کو معاف کر اور عیبوں پر فضل وکرم کا پردہ ڈالدے۔

انُـتَ حَسُبِـیَ وَإِلَیُکَ الُـمَصِیر والصلوۃ علی محمدوآله الطاهرین ولا حول ولا قوۃ الا با الله العلی العظیم

وانا الجانی سید محمد کاظمی

پیش گفتار مترجم

چندسال قبل رئیس الملت و دین سیدلفقها المتہدین آیت الله العظمی فی العالمین آقای الحاج ابو المعالی سید شهاب الدین الحسینی النجفی المرعشی ادام الله ظلال وجوده علیٰ رؤس الخواص والعوام و حفظ به شریعته جده سید الا نام نے راقم کی بنا کردہ لائبریری کیلئے چند کتابیں مرحمت فرمائی تھیں ازاں جملہ چند رسالہ جات کا ایک مجموعہ نفیسہ بھی جس میں

ا تاریخ الائمہ تالیف شیخ الثقۃ الاقدم ابن ابی الثلج البغدادی المتوفی ۳۲۵ھ

۲ مسائل الشیعہ تالیف شیخ جلیل الاقدم العلامہ شیخ مفید قدس سرہ المتوفی ۴۱۲ھ

تاج المواليد تالیف العلامہ طبرسی المتوفی ۵۴۸ھ

القاب الرسول وعترتہ تالیف علامہ طبرسی

المستجاد من کتاب الارشاد تالیف العلامہ حسن بن مطہر الحلی الاسدی لمتوفی ۷۲۶ ہجری

توضیح المقاصد تالیف العلامہ شیخ بہاؤ الدین العاملی (قدہ) وفات ۱۰۳۰ھ شامل ہے۔

آقای مرعشی کے حسب الارشاد میں نے چند ایک کا ترجمہ کرنا مناسب سمجھا چنانچہ خصائص نسائی مناقب حضرت امیر المومنین تالیف ابن مغازلی الشافعی اور موء تمر علماء بغداد (نورانی مجالس) کا ترجمہ مکمل کر کے اس رسالہ مجموعہ نفیسہ کے ترجمہ کا ارادہ کیا

لیکن اولیت کسی رسالہ کو دی جائے یہ ایک مسئلہ تھا۔ میں نے استخارہ کیا اور شام کو خواب میں دیکھا کہ میں زیارت مولا ابی عبداللہ الحسین و حضرت ابوالفضل العباس سے مستفیض ہوا اسی اثنا میں ایک بزرگ نے دوسرے قبہ نورانی کی عتبہ بوسی و زیارت کا ارشاد کیا جو پاس ہی موجود تھا۔ زیارت بجالا کر میں نے صاحب قبلہ کے بارے میں سوال کیا جواب ملا کہ یہ شیخ مفید کی آخری آرام گاہ ہے اس کے بعد شیخ عاملی کی تربت کی بھی زیارت کرائی گئی، پھر راقم نے نیند سے بیدار ہو کر اس رسالہ مجموعہ نفیسہ کے ترجمہ کا عزم بالجزم کیا خواب کے غیبی اشارے کی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے اصل رسالہ کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ باقیات (فٹ نوٹ) میں چند اہم باتوں کی وضاحت کرنے کی کوشش کی تا کہ قارئین کرام اختلافی واقعات و دیگر اہم خصوصیات سے روشناس ہو جائیں اسلئے کہ ولادت و وفات ائمہ امام علیہم السلام پر ہمارے علماء کے درمیان اختلاف بھی ہے۔ اسکے علاوہ میں نے کچھ اہم نمازوں اور دعاؤں کی طرف اشارہ کرنا بھی مناسب سمجھا تا کہ اس رسالہ کا فائدہ عام ہو۔ میں نے اصل رسالہ کے ترجمہ میں کوئی اضافہ نہ کیا البتہ حاشیہ یا فٹ نوٹ میں کچھ اہم باتوں کی نشاندہی کی اپنی طرف سے متن میں کی ہوئی وضاحت کو قوسین میں لکھا اور صاحب کتاب کی وفات کو قوسین اور واوین دونوں کے درمیان لکھا ہاں ربیع الاول کی بارہ تاریخ میں اصل رسالہ میں یزید پلید کا سال ہلاکت ۱۳۲ھ بتلایا گیا ہے۔ جس سے میں نے انحراف کر کے ۶۴ھ لکھا ہے جو کہ صحیح اور

سند ہے اسلئے کہ یزید صرف اڑتیس یا انتالیس سال کی عمر میں اسفل السافلین کی طرف واصل ہوگیا ہے۔شاید یہ کاتب کی سہو ہے اسی طرح حضرت عثمان کی عمر اصل رسالہ میں (شاید سہوا) صرف ۳۲ سال کی بتائی گئی ہے۔جس کی طرف میں نے قوسین میں اشارہ کیا ہے۔مجھے امید ہے کہ برکت رحمتہ للعالمین وطفیل ائمہ معصومین یہ ادنی خدمت درگاہ الٰہی میں شرف قبولیت حاصل کریگی اور مزید خدمت دین کی راہیں میرے لئے ہموار ہوں گی۔آمین۔

یوم شنبہ ۲ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۰۳ھ

۱۰ ستمبر ۱۹۶۳

احقر ابحانی سید محمد کاظمی بن آقای سید مصطفیٰ الموسوی

حضرت شیخ مفید قدس سرہ کا اجمالی تذکرہ

سید الفقہا و رئیس العلماء شیخ طائفہ مجتہد علی الاطلاق جناب شیخ مفید کے بارے میں کچھ لکھنا دریا کو کوزے میں بند کر دینے کے مترادف ہے۔آپکے ساتھ حضرت امام العصر حجۃ بن الحسن عجل اللہ فرجہ و روحی فداہ خط و کتابت فرماتے تھے، اخی لسید مرید (راست رو بھایی) اور مولیٰ الرشید (ہدایت یافتہ دوست) القاب سے یاد کرتے تھے جو انکی جلالت، عظمت اوتقرب کیلئے کافی ہے۔آپ مذہب حق کے مہر انور اور اہل بیت اطہار کی تیغ بران تھے ایک خط میں صاحب عصر روحی فداہ نے انہیں اسطرح عزت افزائی کی۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ سلا م عليك ايها الناصر الدين الحق الداعی الی كلمة الصدق۔

امام زمانہ نے ہی انہیں مفید لقب سے نوازا جیسا کہ معالم العلماہ اور مناقب آل ابی طالب میں منقول ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے، علماء عامہ اہل سنت نے انہیں مفید لقب دے دیا۔مولائے کائنات حضرت علی نے انہیں والشیخ معتمدی جیسے لقب سے یاد فرمایا۔ غرضیکہ آپ اسلام کے عظیم القدر فرزندوں میں سے تھے۔آپ کا پورا نام اسطرح ہے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان بن عبدالسلام البغد ادی المعروف بہ مفید۔تمام مشائخ کے سرکردہ رؤسای ملت کے رئیس، شیعوں کا مایہ افتخار شریعت کے زندہ کرنے والے حق

کے عرفان ورہبر، دین مبین کے مینار فضائل کے مجموعہ، ریاست کے مرجع، کثیر المحاسن، عظیم المناقب، دل کے مضبوطی میں لامثال، حاضر جوابی میں مشہور، ناقد بصیر، عالم خبیر، اخبار ورجال و اشعار میں زبردست ماہر اپنے زمانے میں بلحاظ حدیث کے سب سے زیادہ معتبر، فقہ و کلام میں سب سے زیادہ عارف بہمہ۔ صفات موصوف تھے۔ تمام لوگوں نے انکے علم وفضل فقہ وعدالت اور ثقہ وجلالت پر اتفاق کیا ہے۔ اُن کے بعد میں آنے والے لوگوں نے اُن سے استفادہ کیا۔ ابن ندیم کا کہنا ہے کہ ہمارے زمانے میں متکلمین شیعہ کی ریاست انہیں (شیخ مفید) کی طرف منتہیٰ ہوتی ہے۔ وہ اپنے ہم مذہب علماء پر علم کلام میں مقدم ہے۔ دانائی اور فراست میں بے نظیر اور روشن ضمیری میں عمدہ ہیں میں نے انہیں دیکھا اور بہت بڑا دانا پایا، بعض علماءِ عامہ کا کہنا ہے کہ وہ عظیم مشائخ امامیہ کے پیشوا کلام وفقہ اور مناظرہ میں رئیس وسرگروہ اور ہر اہل عقیدت کے ساتھ مناظرہ کیا کرتے تھے۔ وہ کثیر الصدقات عظیم خشوع صوم وصلوٰۃ میں تمام لوگوں پر فوقیت رکھتے اور موٹے وسادہ لباس پہنتے تھے، وہ نحیف، گندم گوں اور میانہ قد (خوش چال) تھے اُن کے مصنفات دوسو سے زائد ہیں انکا جنازہ مشہور ہے اَسی ہزار شیعوں اور رافضیوں نے اُن کے جنازے میں شرکت کی اور خدا نے اہل سنت کو ان کے مرنے سے راحت بخشی۔ اُن کے داماد شیخ شریف ابویعلی کا کہنا ہے کہ شیخ مفید نہایت ہی کم نیند سویا کرتے۔ تھوڑی نیند کے بعد اُٹھتے یا نماز پڑھتے تھے یا مطالعہ کرتے یا درس دیتے یا

قرآن شریف کی تلاوت کرتے۔آپ نے تیسرے رمضان ۴۱۳ھ میں وفات پائی اور انکے شاگرد رشید علم الہدی شریف مرتضی رضوان اللہ علیہ نے اُن کی نماز جنازہ کی پیشوائی فرمائی۔انکی قبر شریف بقعہ کاظمیہ میں بطرف پای مبارک واقع ہے

شیخ طوسی کا بیان ہے کہ انکا روز وفات یادگار اور تاریخ ساز تھا۔لوگوں کی اتنی کثرت کسی جنازے میں نہیں دیکھی گئی دوست ودشمن اس روز گریہ کرتے تھے آپ کا جنازہ میدان اشنان میں سید شریف مرتضی نے پڑھایا آپ ۱۱ ذیقعدۃ الحرام ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے تھے اور ۷۷ سال کی عمر پا کر آخرت کی راہ لی۔تفصیل کیلئے سفینۃ النجاۃ وہدیہ الاحباب تالیف شیخ عباس قمی اور قصص العلماء وغیرہ دیکھئے۔

راقم الحروف نے آپ کا سال وفات اس مصرعہ میں نظمایا ہے۔

از پئے تاریخ او گفتا انیس با سر جعفر بجو شمس ھدا ۴۱۳ھ

آخر میں عرض ہے کہ (مسار جمع ہے مسرۃ) کی جسکے معنی سرور ہیں اور اسطرح سے مسار الشیعہ'' کے معنی ہیں شیعوں کی خوشیاں بالفاظ دیگر شیعوں کی مسرت گاہیں۔سرہ کے مدف ہیں گلدستہ اور پوشیدہ طور کلام کرنا،اسی وجہ سے میں نے ترجمہ کا نام ''گلدستہ ایمان رکھا ہے۔یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حضرت شیخ مفید نے رسالہ میں جو تحمید و تمجید لکھی ہے اس کا خلاصہ اسطرح ہے کہ ایام سرور وحزن اور اُنکے کوائف و واقعات کا جاننا اہل طاعت وعبادت کیلئے ایمانی زیور کے برابر ہے اور اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے

بعض مشائخ نے ایک رسالچہ تحریر کیا تھا لیکن انتہائی اختصار کے پیش نظر اس سے خاصی تشفی نہیں ہوسکتی تھی اسلیئے میں نے حضرت شیخ مفید کے ایک فائدہ مند رسالہ کی ترتیب دی جو خدا کی مشیت سے کسی حد تک نافع و جامع بلکہ مانع بھی ہے۔ حضرت شیخ مفید کے ارشاد کے مطابق تمام مہینوں سے ماہ رمضان مقدم ہے اس لئے اسی مہینے سے آپ نے رسالہ کو شروع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ میں نے حتی الامکان عام فہم اور سلیس بنانے کی کوشش کی ہے۔

میں بارگاہ الٰہی سے پر امید ہوں کہ اس ادنی سی خدمت کو مصنف رسالہ، ناشر، مترجم اور اس کتاب کے نگہبان کیلیئے ذریعہ نجات قرار دے آمین۔ والسلام

مترجم عفی عنہ

ماہ مبارک رمضان

حسب ارشاد نبوی ماہ مبارک تمام مہینوں کا سردار ہے، اور بفرمان عترت طاہرہ یہ مہینہ مومنین کی بہار ہے۔خدا کے صالح بندے اس کا نام مضمار رکھا کرتے اسمیں جنت کے دروازے کھولدئے جاتے اور دوزخ کے بند کردیے جاتے ہیں، شیاطین وابالسہ مغلول کئے جائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب حکیم میں برکت سے اسکی توصیف کی ہے۔اس مہینے میں قرآن مجید کے نزول کی خبر دی ہے۔اور اس بات کی شہادت دی ہے کہ اسمیں ایک شب ایسا ہے جسکی عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

شب اول:-

اس رات میں روزوں کی نیت کرنا واجب ہے، مستحب ہے کہ غروب آفتاب کے وقت غسل کرنے اور باطنی میل کچیل سے تطہیر کرنے سے ماہ رمضان کا استقبال کرے

شب اول میں دعا ھلال پڑھے اور ماہ مبارک کی راتوں کے نوافل کی ابتدا کرے جو کہ یہ ایک ہزار رکعات ہیں اور جنکے پڑھنے کا ایک مخصوص طریقہ صادقین آل محمد سے مروی ہے۔اسی شب سے قرآن شریف کی تلاوت کا آغاز کرے (اس شب کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ) اس شب میں اپنی زوجہ سے ہم بستر ہو جائے تا کہ مہینہ بھر شہوت کے ہیجان سے محفوظ رہ سکے اس شب میں دعاء استفتاح پڑھنا مستحب ہے جو کتاب صیام میں مسطور ہے۔

روزاول: اس میں فرض صیام کی ابتدا ہوتی ہے نماز صبح کے بعد مخصوص دعا پڑھے جو ائمہ انام علیہم السلام سے مروی ہے۔

چھٹی تاریخ: اسمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ نازل ہوئی اور اس روز ۲۰۱ھ حضرت امام رضا علیہ السلام کی بیعت ولایت عہدی پر واقع ہوئی۔ یہ مبارک دن اور یوم سرور ہے۔ اس میں صدقہ دینا، مسکینوں پر احسان کرنا اور شکر الٰہی بھی بجالانا مستحب ہے کہ اس روز آل محمد کا حق ظاہر ہو کر رہ گیا اور منافقین کی ناک خاک میں ملی۔

دسویں تاریخ: بعثت کے دسویں سال یعنی ہجرت سے تیس سال قبل اسی روز ام المومنین حضرت خدیجہ الکبری سلام اللہ علیہا کی وفات واقع ہوئی۔

بارہویں تاریخ: اس روز حضرت عیسی علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی اور اسی تاریخ کو رسول مقبول صلعم اپنے اصحاب کے درمیان (مواخات) بھائی چارہ کی رسم انجام دی اور خود حضرت علی امیر المومنین کے ساتھ مواخات فرمائی۔

پندرہویں تاریخ: شب میں غسل اور سو رکعات نماز مستحب ہے ہر رکعت میں الحمد یکبار اور سورہ اخلاص دس بار پڑھے اس میں بیشمار فضیلت وارد ہے (یہ سو رکعتیں اُن ہزار رکعات سے ہیں جنکا ذکر پہلے گذرا) اس تاریخ کے دن میں ہجری کے تیسرے سال سبط اکبر حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی اور اسی روز ۱۹۵ھ کو ہمارے نویں پیشوا حضرت امام محمد تقی کی ولادت باسعادت بھی واقع ہوئی ہے۔ یہ دن

مومنین کیلئے خوشحالی کا دن ہے اس دن میں صدقہ اور خیرات کرنا اور خدا کا شکر و ثنا بجالانا مستحب ہے۔ اس دن میں برکتوں کا ظہور اور خلیفہ برحق کی پیدائش سے اقامہ دین ہوا اور فرزند رسول اللہ کی ولادت سے عالم روشن ہوا۔

سترہویں تاریخ: یہ تاریخ شب بدر اور شب فرقان بھی ہے۔ اہل اسلام کیلئے مسرتوں کی رات ہے اس شب میں شب اول غسل کرنا مستحب ہے اسکے دن میں مشرکین کے ساتھ جنگ بدر واقع ہوئی رسول اللہ کی نصرت و مدد کیلئے فرشتے نازل ہوئے۔ اھل کفر و طغیان پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، حق و باطل میں فرق ظاہر ہو کر رہ گیا اہل ایمان کی عزت افزائی ہوئی اور گمراہ لوگوں اور اہل عدوان کو ذلت نصیب ہو کر رہی اس روز صدقہ مستحب ہے اس طرح خدا کی نعمتوں پر شکر و ثنا بجالانا بھی مستحب ہے۔ (غرضیکہ) یہ دن اہل اسلام کیلئے عید اور خوشی کا دن ہے (اس تاریخ میں جناب امیر کو بے شمار فضیلتیں حاصل ہوئی)

انیسویں تاریخ: رات میں بارگاہ ایزدی میں حاجیوں کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اسی رات کو مولای کائنات امیر المومنین علیہ السلام کے فرق ہمایون پر ایسی کاری ضرب لگی جس سے انکی شہادت واقع ہوئی اس شب میں اسی طرح سے غسل کرنا سنت ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا ہے۔ ہزار رکعات میں سے سو رکعات بھی پوری طرح سے ادا کرے۔ اسمیں کثرت استغفار، درود بر پیغمبر مستحب ہے اور خدا سے ظالمین آل محمد اور

قاتل امیر المومنین پر عذاب ولعنت نازل کرنے کی دعا کرے
(کیونکہ) اس شب میں اہل ایمان پر غم والم تازہ ہوجاتا ہے۔

بیسویں تاریخ: میں خدانے اپنے پیارے نبی کو فتح مکہ سے ۸ ہجری میں عزت بخشی یہ اہل اسلام کیلئے عید اور مسرت کا دن ہے۔ اسلئے کہ خدانے اپنے نبی کو نصرت سے نوازا اپنا وعدہ پورا کیا، نبی کا حق ظاہر کیا (اور) انکے دشمنوں کے باطل کو مٹا دیا اس دن میں خیرات وصدقات، ذکر خدا بجالانا اسکے کئے ہوئے انعامات پر شکرادا کرنا مستحب ہے۔

اکیسویں تاریخ: شب میں رسول مقبولؐ کا معراج واقع ہوا اسی شب میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو خدانے آسمان پر اٹھالیا۔ اس شب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے وصی یوشع بن نون کی وفات واقع ہوئی۔ اور اسی دن ۴۰ ھ میں حضرت امیر المومنین علی کی شہادت واقع ہوئی اس وقت وہ سن مسنون دن ۶۳ سال کی عمر کے تھے۔ اس شب میں آل محمد اور شیعان علی پر غم تازہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح انیسویں شب میں غسل، ایک سو رکعات، بیشمار صلوات، دشمنان آل اطہار پر نفرین، قاتل علی پر لعنت کرنا مستحب ہے اس شب میں بھی وہ سب کچھ بجالا دے۔

۲۳ ویں تاریخ: شب میں اللہ تعالی نے نبی برحق پر ذکر (قرآن شریف) نازل فرمایا اس شب میں شب قدر کی امید کی جاتی ہے۔ غروب آفتاب کے وقت غسل کرنا مستحب ہے اسی طرح سو رکعات نماز (ہر رکعت میں الحمد ایک بار سورہ قدر دس بار) سنت ہیں۔

اس شب میں بیداری اور دعا و نماز میں مشغول رہے۔ خاص کر سورہ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کرے (اسی طرح سورہ دخان کی) کہ اسکے لئے معصوم نے ثواب عظیم کے حصول کا ذکر فرمایا ہے اس شب کیلئے کچھ مخصوص دعائیں وارد ہوئی ہیں یہ شب عظیم شرافت اور خیر و برکت کا ہے۔ مہینہ آخری شب میں نوافل ماہ رمضان ختم کر دئے جاتے ہیں اسی شب میں ختم قرآن مستحب ہے اسی طرح دعا و داع (غرضیکہ) یہ شب عظیم البرکتہ اور کثیر الخیرات ہے۔

تعلیقات ماہ رمضان:

مضمار گھوڑے دوڑانے کی جگہ (اسٹیڈیم) کو کہتے ہیں۔ اس شب میں غسل کرنے سے آئندہ ماہ صیام تک خارش، کھجلی اور درد سے نجات پائے گا۔

بعض علماء نے خود ہلال دیکھنا بھی مستحب اور بعض علماء نے واجب مانا ہے۔

باقیات میں ملاحظہ

۱۳،۱۴،۱۵ کے دنوں میں دعای مجیر پڑھنا تاکیداً ضروری ہے۔۔ اس روز حرم نبی حضرت عائشہ کی وفات واقع ہوئی جسکی ایک دردناک داستان ہے۔

ماہ شوال

شب اول:- میں غروب آفتاب کے نزدیک غسل کرنا مستحب ہے۔ جیسا کہ ماہ رمضان کے پہلے شب میں ذکر ہوا، اسمیں رویت ہلال کے وقت دعائے ہلال پڑھنا۔ نماز شام کے بعد تکبیرات کا آغاز کرنا۔ اور نماز عید سے فارغ ہو کر تکبیرات کا اختتام کرنا۔ اسی طرح سے یہ تکبیرات نمازوں کے بعد مستحب ہیں، اسکی صورت یہ ہے کہ ہر نماز واجب کے بعد نماز گزار پڑھے۔ الله أكبر الله أكبر لا إلاه إلا لله والله أكبر الله أكبر عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشَّكرُ عَلَى مَا أَو لينا-

ایسا کرنا کہ امت نبوی اور سیرت صادقین علیہم السلام سے ثابت ہے۔ اس شب میں تاکیدی طور (سنتوں میں سے) سنت ہے کہ انسان نماز شام کے بعد سجدے میں جاوے اور یہ دعا پڑھے۔ يَا ذَالطَّولِ يَا ذالحَولِ يَا مُصطَفِياً مُحَمَّدَ وَ نَاصِرَهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَالِ محمد وَ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنبٍ أَذنَبْتُهُ وَ نَسِيتُهُ أَنَا وَهُوَ عِندَكَ فِي كتاب مبين اس کے بعد سو بار کہے اتوبُ إلى الله"، اس وقت گناہوں سے باز رہنے اور گذشتہ افعال پر ندامت کا اظہار کرے۔ مستحب ہے کہ اس شب میں دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورالحمد یکبار، سورہ توحید یک ہزار بار، دوسری رکعت میں بعد الحمد سورہ توحید ایک بار پڑھے۔ روایت میں آیا ہے کہ جو شخص یہ دو رکعتیں پڑھیگا وہ اپنے جگہ سے حرکت نہیں کریگا مگر اینکہ خدا اسے وہ سب گناہ

بخش دیگا جو اسکے اور خدا کے درمیان ہوں ۔ائمہ معصومین علیہم السلام سے اس شب میں بیداری، دُعا مانگنے، استغفار طلب کرنا، حاجات کا اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرنیکی تاکید وارد ہوئی ہے مروی ہے کہ امیر المومنین علی اس شب میں نہیں سوتے بلکہ نماز پڑھنے اور دعا وسوال کرنے میں اس شب کو بسر کرتے ۔فرماتے تھے کہ اس شب میں مزدور کو اپنی (پوری) مزدوری ملتی ہے۔

روز اول

عید الفطر ہے۔اسے عید المومنین بھی کہا جاتا ہے اسلئے کہ اس روز مؤمنین کے اعمال قبول ہوتے ہیں۔اُن کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔اُن کی لغزشین معاف کی جاتی ہیں۔ اسی روز انہیں خدا کی جانب سے عظیم ثواب ملنے کی بشارت ملتی ہے (ان کے صیام و قیام، تقرب الی اللہ اور اسکی خوشنودی کے ڈھونڈھنے کی پاداش میں) اس دن غسل کرنا سنت ہے جو کہ گناہوں سے پاک ہونے کی نشانی ہے۔اس روز طلب حاجات میں خدا کی طرف توجہ کرنا اور قبولیت کا سوال کرنا چاہیئے۔خوشبو لگانا، فاخرترین لباس (صاف و شفاف کپڑے پہننا، صحرا کی طرف نکلنا، آسمان کے نیچے نماز پڑھنا اس روز سنت ہے ۔مستحب ہے کہ انسان نماز سے پہلے کوئی چیز تناول کرے۔سب سے زیادہ افضل ہے کہ شیرین چیز سے افطار کرے (اسی طرح) مستحب ہے کہ تربت حسینی (فداہ روحی و جسمی) سے کچھ تناول کرے۔کہ اسمیں ہر بیماری کیلئے شفاء ہے۔اس روز امام کے

ساتھ نماز عید پڑھنا واجب اور انفرادی طور سنت ہے۔ نماز عید دو رکعتوں پر مشتمل ہے۔
بغیر اذان و اقامہ کے اسکا وقت سورج روشن ہونے اور سرخی دور ہونے کے بعد سے
شروع ہوتا ہے۔ ان دو رکعتوں میں بارہ تکبیرات ہیں۔ سات تکبیرات پہلی رکعت میں
تکبیر الاحرام و تکبیر رکوع سمیت) اور دوسرے میں پانچ (تکبیر القیام سمیت) اور تکبیر
سے پہلے قرءت کرنا بنا بہ مذہب امامیہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اعلیٰ دوسری
رکعت میں سورہ الحمد کے سورہ والشّمس اسی طرح پہلی رکعت میں پانچ قنوت اور دوسری
رکعت میں چار قنوت آل محمد ضروری ہے۔ قرءت کے بعد ہر دو تکبیرات کے درمیان
قنوت پڑھنا۔ اس دن زکوٰۃ فطرہ نکالنا واجب ہے۔ اسکا وقت طلوع آفتاب سے نماز
عید سے فراغت پانے تک ہے۔ جو شخص استطاعت کے باوجود وقت ظہر گزرنے سے
قبل ادا نہ کریگا اس نے ایک فرض ضائع کیا اور گناہ کا ارتکاب کیا۔ جس نے اپنے مال
سے زکوۃ ادا کی اس نے ایک واجب ادا کیا اگرچہ مستحقین نہ ملنے کی وجہ سے جدا کرنا
ممکن بھی نہ ہو (تو بھی اپنے مال سے علیحدہ رکھے) زکوۃ فطرہ واجب ہے۔ قرآن اس
پر گواہ ہے اور رسول برحق نے اسے بیان کیا (اور سنت قرار دیا) ہے۔ اس سے روزہ
تمام ہوتے ہیں۔ اور زکوۃ قبول اعمال پر ایک قسم کا شکر ہے۔ یہ نو رطل بغدادی کے برابر
ہے اور وہ ایک صالح کے صاع کے برابر خرما ہوں یا گندم، جو، چاول، مکی کشمش (یا
زیتون تیل) جو کچھ بھی قوت غالب ہو لیکن خرما سب سے افضل ہیں جیسا کہ روایات

میں وارد ہوا ہے۔اس تاریخ میں خدا نے اس اُمت کے ایک فرعون عمرو بن عاص کو ھلاک کیا ہے۔اوراہل اسلام کوراحت بخشی (اسی وجہ سے)اس دن میں،مسرتیں دوگنی ہوجاتی ہیں۔

پندرہویں تاریخ:

۳ ہجری میں جنگ احداورخدااور رسول کے شیر،عم نبی ،سیداشھداء حضرت حمزہ علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی ہے۔اسی روز پیغمبراکرم کے ساتھ ثابت قدم رہنے والوں اور جنگ سے بھاگنے والوں کے درمیان فرق واضح ہو گیا (مؤمنین، مستضعفین اور منافقین کے مابین امتیازی فرق واضح ہوکررہ گیا) حضرت امیرؑ کا رتبہ آشکار ہوا جس کا اعلان حضرت جبرئیل نے فرشتوں کے درمیان کیا۔اور بہشت علیین میں اسکی مدح سرائی کی۔اورخودرسالت مآب نے انکی شرافت نسب،منزلت اور دین کی پختگی واضح کی۔ یہ ایسا دن ہے جس میں مؤمنین خوشیوں سے اجتناب کرتے ہیں۔اسلئے کہ اس روز رسول اکرم کواپنے عم محترم اوراصحاب کبارکی شہادت سے شدید رنج والم اور روحانی کوفت ہوئی۔

ماہ ذی قعدۃ الحرام

یہ مہینہ اشہرالحرم سے ہے۔ زمانہ جاہلیت و اسلام میں عظمت وحرمت کا حامل مہینہ ہے (اسمیں بھی جنگ کرنا حرام ہے مگر بحالت مجبوری دفاع ضروری ہے)

۲۳ ویں تاریخ: میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی وفات طوس خراسان میں ۲۰۳ھ کو واقع ہوئی

۲۵ ویں تاریخ: کو کعبہ مبارکہ نازل ہوا۔ زمین بچھا دی گئی (اس لئے اس دن کو دحوالارض'' کہا جاتا ہے)۔ یہ عظیم دن ہے جو شخص اس دن کو روزہ رکھے خدای کریم اسے بنا بروایت معصومین دو سال کے روزہ کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

ماہ ذی الحجۃ الحرام

ماہ ذی الحجۃ حرام میں سب سے بڑا اور برتر مہینہ ہے۔ اسمیں حج کا احرام اور اسکے فرض کا اقامہ کرنا ہے اس میں روز عرفہ اور عید قربان ہے۔ اسکی پہلی تاریخ میں ۲ ھ کو رسول اللہ نے (بحکم خدا) حضرت امیر المومنین کی تزویج جناب سیدہ کے ساتھ فرمائی

تیسری تاریخ: کو حضرت جبرئیل آسمان سے (حضرت) ابوبکر کیلئے پروانہ معزولی لیکر نازل ہوئے اور انکی جگہ حضرت علیؑ کو سورہ برات کے ابلاغ کا منصب سونپا گیا۔ یہ بات آسمان سے اول الذکر کی معزولی اور آخر الذکر کے منصوب ہونے کی دلیل تھی۔ آٹھویں تاریخ میں حضرت مسلم بن عقیل امام حسین کی طرف سے بحیثیت سفیر وداعی کے کوفہ میں ظاہر ہوئے۔ اس دن میں وقت زوال آفتاب تک عمرہ تمتع والا حج کا احرام باندھ سکتا ہے۔ اگر زوال تک سات طواف بجانہ لائے ہوں تو اکثر روایات کے مطابق اُسکا عمرہ، باطل اور ساقط ہے۔

نویں تاریخ کو روز عرفہ اور حضرت آدم کی قبولیت توبہ کا دن ہے۔ اسی روز حضرت ابراہیم خلیل اللہ پیدا ہوئے، حضرت داؤد کی توبہ قبول ہوئی اور حضرت عیسی بن مریم پیدا ہوئے۔ اسی روز بنا بہ حدیث نبوی نماز عصر سے غروب آفتاب تک دُعا پڑھنا سنت ہے۔ اس دن میں زیارت حضرت امام حسینؑ مستحب ہے اور جو شخص عرفات میں نہ ہو اسے مشہد حسینی (کربلا) میں حاضری دینا مستحب ہے۔۔ سنت ہے کہ اہل امصار

(شہروں کے لوگ) جبانہ کی طرف دعا کیلئے نکلیں۔اس روز شہادت مسلمؑ (۶۰ ہجری میں واقع ہوئی ہے۔

دسویں تاریخ: عیدالاضحیٰ ہے اور نماز عید کے بعد حسب استطاعت اونٹ یا گوسفند وغیرہ کی قربانی کرنا اور قربانی کا گوشت فقراء اور اہل اسلام پر صدقہ کرنا مستحب ہے۔اور اہل منی پر اسی دن قربانی کرنا اور اسکے بعد تین دن تک (ایام تشریق) ضروری ہے۔ باقی شہروں کے باشندے اس دن میں قربانی کرنے میں تساہُل نہ کریں۔اس دن میں عید الفطر کی شرح کے مطابق نماز عید بجالائے۔سنت ہے کہ نماز عید کے بعد کھائے پیئے (جبکہ عید الفطر میں پہلے کھانا پینا سنت ہے مترجم) قربانی کے وقت تناول کرنا واجب ہے اور عید قربان میں اس وقت سے قبل نماز ادا کرے جس وقت عید الفطرہ میں ادا کی ہو۔ مکہ شریفہ سے دور رہنے والے شہروں کے لوگ ۱۰ ذی الحجہ کے ظہر سے لیکر دس نمازوں کے بعد تکبیرات پڑھے۔اور اہل منی پندرہ نمازوں کے بعد تکبیرات پڑھتے رہیں۔بعد نماز فریضہ کے اسطرح پڑھے: الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر والحمدالله على مَا رَزَقْنَا مِن بَهِيمَةِ الانعام۔

(مترجم کے نزدیک تکبیرات کی کامل ترین صورت بنا بروایت زادالمعاد ومفاتیح الجنان اس طرح ہے۔

الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر و لِلَّهِ الحمد الله

اکبر علی ما ھدانا الله اکبر علی ما رزقنا مِن بَھِیمة الأنعام والحمد
لله علی ما أبلانا۔

۵ ذی الحجہ: (خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان زبردست محاصرے میں آئے۔ طلحہ اور زبیر نے اسکے مکان کا گھیراو کیا اُن کے ساتھ مہاجرین اور انصار کی بھاری جماعت تھی انہوں نے خلیفہ کو مستعفی ہونے کیلئے کہا۔

۱۸ تاریخ: کو رسول اللہ نے مولانا امیر المومنین علی علیہ السلام کے عہدہ امامت کا رشتہ تمام اُمت کی گردنوں میں باندھا۔ یہ واقعہ غدیر خم میں پیش آیا جب آپ حجۃ الوداع سے واپس آ رہے تھے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیا۔ اپنے انتقال کی خبر دی پھر قرآن اور جناب امیرؑ کی متابعت اور اطاعت پر اقرار لیا اور فرمایا من کنت مولاہ فہذا علی مولا۔ جس کا میں مولا ہوں، علی اسکے مولا ہیں اے خدا اُسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اُسے دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے اُسے یاری کر جو ان کو یاری کرے۔ اُسے ذلیل و گمنام کر جو انہیں گمنام کرے۔ پھر منبر سے اترے اور سارے لوگوں کو علی سے) السلام علیک یا امیر المومنین کہہ کر سلام و تہنیت کا حکم دیا۔ سب سے پہلے جناب عمر بن خطاب آئے اور اس طرح سے، ان کو مبارک باد دی مبارک ہوا ے ابوطالب کے فرزند آج آپ میرے اور تمام مومنین و مومنات کے مولا بنے حسان بن ثابت (دربار رسالت کے شاعر) نے اس روز کچھ اشعار کہے جن میں جناب امیر کو امامت کی تہنیت دی اسکے بعد

باقی شعراء کرام نے بھی مبارک بادی کے قصیدے پڑھے۔ جناب پیغمبر کے اختتام کلام کے فوراً بعد آیہ (الیوم اکملت لکم دینکم،،،،) نازل ہوئی (میں نے آج تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کیا اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے اس بات پر راضی ہوا کہ تمارا دین اسلام ہے۔

غرضہ کہ ۱۸ ذی الحجہ کی تاریخ عید عظیم ہے خدا نے اس روز اپنی حجت و آیات، اپنے نبی کے وصی کی خلافت اور انکی عظمت شان ظاہر کر دی۔ اپنے بندوں کی گردنوں میں عہد نامہ باندھا اس عظیم نعمت کے شکرانے میں اس روز روزہ رکھنا مستحب ہے۔ نیز مستحب ہے کہ زوال سے قبل خدا کی خوشنودی کیلئے دو رکعت نماز پڑھے۔ سلام کے بعد حمد و ثنا اور درود بجالائے۔ اس روز صدقہ دینا دو گنا ثواب کا باعث ہے۔ مومنین کو خوش کرنا اس روز گناہوں کے معاف ہونیکا موجب ہے (اس سے اسی طرح گناہ گر جاتے ہیں جس طرح درختوں سے خزان میں پتے گر جاتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے اسی روز ۷۲۵ھ کو حضرت عارف کامل سید شرف الدین الموسوی (بلبل شاہ) بغرض تبلیغ کشمیر وارد ہوئے اور اسی روز رینچن شاہ نے اسلام قبول کیا۔ ماثر الاشراف) مگر صحیح روایت یہ ہے کہ وہ ۱۳ رجب ۷۲۵ھ تھا۔

اسی روز ۳۴ھ کو (جناب) عثمان قتل کر دئے گئے اُن کی عمر ۳۲ سال تھی (جناب عثمان ۸۲، ۸۱، ۸۴، ۸۶، ۸۸، یا ۸۹ سال کے تھے۔ ۳۲ سال کاتب کی سہو معلوم ہوتی ہے اور

ثمانون کے بدلے ثلاثون لکھا ہے۔مترجم)

قتل کے بعد حضرت عثمان گھر سے باہر نکال دیا اور مدینہ کے مزبلے میں ڈالدیا گیا۔ مہاجرین اور انصار کے خوف سے ان کے دفن کی کوئی جرات نہیں کرتا تھا۔تین دن اسی طرح گزرے پھر پوشیدہ طور ایک ناموزون جگہ پر انہیں دفن کیا گیا جو یہودیوں کا مقبرہ تھا معاویہ بن ابی سفیان نے اُسے مقبرہ اہل اسلام کے ساتھ ملا دیا۔اسی دن لوگوں نے حضرت امیر کی بیعت کی اور ظاہری و باطنی طور حکومت (حضرت امیر) کے ہاتھوں میں آئی۔تمام لوگوں نے خوشی واختیار سے اس پر اتفاق کیا اسی دن میں حضرت موسیٰؑ فرعون کے جادوگروں پر فتح وظفر پا گئے۔خدا نے فرعون اور اسکے کفر وضلال والے لشکر کو ذلیل وخوار کیا۔اس دن میں خدا نے حضرت ابراہیم کو نار نمرود سے نجات بخشی اسی روز جناب موسیٰ نے برسر عام جناب یوشع بن نون کو وصایت کا اعلان کر دیا۔اسی روز جناب عیسی علیہ السلام نے جناب شمعون کو وصی بنا دیا اور اسی روز جناب سلیمان بن داوٗد نے لوگوں کو آصف بن برخیا کی جانشینی پر گواہ ٹھہرایا۔اور ان کے فضل کو آیات وبینات سے روشن کیا۔یہ دن عظیم اور کثیر البرکات ہے۔

۲۴ ویں تاریخ میں جناب رسول اللہ نے جناب علی، جناب فاطمہ جناب حسن اور جناب حسین علیہم السلام کے ہمراہ نصاری نجران کے ساتھ مباہلہ کیا اس روز حضرت امیر نے اپنی انگھوٹھی رکوع کی حالت میں سائل کو بخش دی اور آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُم اللہ۔۔نازل

ہوکر رہی۔

۲۵ ویں شب میں جناب امیر اور خاتون جنت نے مسکین، یتیم اور اسیر پر وہ تین عدد روٹیاں (جو کی) صدقہ کیں جو اُنکی اپنی خوراک تھی اور خود گرسنگی کی حالت میں رہے صبح کو بھی اس طرح روزہ رکھا اسی دن میں پنجتن پاک کی شان میں سورہ ھل اتی انازل ہوا۔

۲۶ ویں کی تاریخ کو ۳۰ھ میں (جناب عمر بن خطاب زخمی کردئے گئے۔

۲۷ ویں ۲۱۲ھ کو امام علی نقی کی ولادت ہوئی۔

۲۹ ویں: ۲۳ھ کو حضرت عمر انتقال کر گئے۔

ماہ محرم الحرام

ماہ محرم الحرام: یہ اول شہر حرام ہے زمانہ جاہلیت میں اسکی تعظیم وتکریم کی جاتی تھی اسلام نے اسے برقرار رکھا۔

پہلی تاریخ میں خدا نے جناب زکریاؑ کی دُعا قبول کی۔

تیسری تاریخ میں حضرت یوسف چاہ سے باہر نکل آئے جسمیں انہیں بھائیوں نے ڈالا تھا جیسا کہ روایات اور قرآن حکیم میں آیا ہے۔

۵ ویں تاریخ میں حضرت موسی دریائے نیل کو عبور کر گئے۔

۷ ویں تاریخ کو خدا نے حضرت موسیٰ کے ساتھ کوہ طور پر کلام کیا۔

۹ ویں تاریخ کو خدا نے حضرت یونس بن متیٰ کو شکم ماہی سے باہر نکال دیا اور اُسے نجات دی۔

۱۰ ویں تاریخ میں سیدنا ابوعبداللہ الحسینؑ شہید کر دیے گئے۔ اس روز محمد وآل محمد علیہم السلام اور شیعیان اہل بیت کے غم کی تجدید ہوتی ہے (مؤمن) اس دن خوشیوں اور مسرتوں کے بروایت صادقین اجتناب کرے، عزاداری کا قیام کرے، زوال آفتاب تک خورد ونوش سے باز رہے، پھر اسکے بعد مصیبت زدہ لوگوں جیسی خوراک کھائے۔ (مثلاً دودھ وغیرہ) لذیز کھانوں سے اجتناب کرے۔ اس روز زیارت مشاھد، بے شمار درود خوانی اور دشمنان اہلبیت پر نفرین کرنا مستحب ہے۔ مروی ہے کہ جو شخص عاشورا

کے دن زیارت امام حسین بجالائے گویا اُسنے خدا کی عرش عظیم پر زیارت کی۔
جوشخص مولا حسین کی (اس دن) زیارت کرے وہیں پر رات گزارے، یہاں تک کہ صبح ہو جائے خدا اسے شہیدوں کے ساتھ محشور کریگا جنھوں نے امام حسین کے خون کے ساتھ اپنے خون میں غوطہ کھایا ہو۔ مروی ہے کہ جوشخص اس روز امام حسین کی زیارت کرے خدا اسکے گذشتہ وآئندہ گناہ بخش دیگا۔ جوشخص رسول اکرم حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضرت حسنین علیہم السلام کا حق ادا کرنیکا خواہاں ہو۔ اُسے چاہئے کہ روز عاشورا امام حسین کی زیارت بجالائے۔
۱۷۔ویں تاریخ کو اصحاب فیل (جو خانہ کعبہ کو مسمار کرنے آئے تھے) شکست سے دو چار ہوئے جبکہ ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا تھا۔
۲۱ویں کے شب میں جناب سیدہ کی رخصتی واقع ہوئی اور خانہ امیر المومنین کی طرف تشریف لے گئیں۔ اس وقت انکی عمر ۱۲ سال یا بروایت ۹ سال تھی۔ (نو سال کی روایت صحیح ترین ہے مترجم)
۲۵ویں تاریخ ۹۴ھ کو امام زین العابدین کی وفات وشہادت واقع ہوئی۔

ماہ صفر المظفر

پہلی تاریخ میں ۱۲۱ ھ کو جناب زید شہید (بن امام زین العابدین) کی شہادت واقع ہوئی۔ اس روز آل محمد کا غم تازہ ہو جاتا ہے۔ تیسری تاریخ ۱۳ھ میں مسلم بن عقبہ (لعنت اللہ) نے یزید (لعین) کی جانب سے کعبہ شریفہ پر حملہ بول دیا۔ در کعبہ کے کپڑے (غلاف) جلا کر دیوار ہای کعبہ میں آگ لگا دی۔ آگ سے دیوار میں شق ہوئیں۔ عبداللہ بن زبیر کعبہ شریفہ میں روپوش (پناہ گزین) تھے۔

۲۰ ویں تاریخ میں حرم امام حسین (اسیران کربلا) شام سے مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس دن میں جناب جابر بن عبداللہ الانصاری (صحابہ رسول) مدینہ منورہ سے بغرض زیارت امام حسین وارد کربلا ہوئے۔ مسلمانوں میں سے یہ پہلے زائر تھے جنہوں نے امام مظلوم کی زیارت کی۔ اس دن میں زیارت امام حسین سنت ہے۔

۲۸ ویں تاریخ ۱۰ ہجری میں (۱۱ ھ) وفات سید الانام پیغمبر اسلام واقع ہوئی اور اس روز ۵۰ ھ میں حضرت امام حسن مجتبیٰ بھی شہید ہوئے (انتقال فرما گئے)

ماہ ربیع الاول

پہلی تاریخ کے دن (رات) میں رسول اکرم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ ہجرت کی مبعث کے تیرہویں سال کا واقع ہے۔اور شب پنج شنبہ کا تھا۔اس شب میں جناب امیر المومنین بسترِ رسول پر سوئے اور اپنی جان کو رسول اللہ کے بدلے خطرے میں ڈال دیا۔پیغمبر نے اپنے دشمن سے نجات پائی، جناب امیر المومنین نے دین و دنیا کی شرافتیں پائیں۔خدا نے اس لئے قرآن میں مولا علیؑ کی مدح سرائی کی۔ یہ شب مولا امیر المومنین کیلئے فخر ومباہات کا شب ہے اسمیں مخلص دوستوں کو مسرت پہونچانا واجب ہے۔اس شب کی صبح ہوتے ہی مشرکین رسول اللہ کی تلاش میں غار ثور کے دروازے تک پہونچے لیکن خدا نے انہیں دشمنوں سے پوشیدہ رکھا (حضرت) ابوبکر بن ابی قحافہ نے (جو غار میں رسول اللہ کے ساتھ تھے) اُن کی آہٹ پاتے ہی نہایت قلق و اضطراب کیا۔انہیں گمان ہوا کہ دشمن انہیں پکڑ کر اذیت پہونچائیں گے،اسلئے جزع وغم سے انکی حالت دیکھ کر رسول اللہ نے انہیں خاموش کروایا۔تسلی دی اور اتمام ہجرت اور نجات کا وعدہ فرمایا۔رسول اللہ کی نجات پانے کی باعث مؤمنین کیلئے یہ روز سرور ہے۔ اسلئے بھی کہ خدا نے اپنے نبی کو اپنے آیات دکھائے اور اپنی نصرت سے نوازا (البتہ) یہ دن ناصبین کیلئے غم واندوہ کا دن ہے۔اسلئے کہ وہ اپنے پیرومرشد کی پیروی کرتے ہیں اور وہ ان کے غم کے وقت خوشیوں سے اجتناب کرتے ہیں۔

چوتھی تاریخ کی رات میں رسول اللہ غار سے نکل کر مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے۔آنحضور بہت بڑے پہاڑ کے غار میں (جو مکہ سے باہر مگر نزدیک تھا) تین شبانہ روز ٹھہرے،اس کا نام غار ثور تھا۔ وہاں سے نکل کر پیر کے روز ۱۲ربیع الاول نزدیک زوال مدینہ میں وارد ہوئے۔اسکے دن میں ۲۶۰ھ کو امام حسن عسکری کی وفات ۲۸ سال کی عمر میں واقع ہوئی اور خلافت کا منصب قائم آل محمد (روحی فدا) کی طرف منتقل ہوا۔

دسویں تاریخ میں رسول اللہ نے ام المومنین (بہ جدۃ السادات) حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا والسلامہ علیہا کے ساتھ ۲۵ سال کی عمر میں ترویج فرمائی۔حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی (لیکن دیگر روایات اور اقوال معصومین کے مطابق ان کی عمر ۲۸ سال سے زیادہ نہ تھی) اسی دن جبکہ حضور کی عمر آٹھ سال تھی حضرت عبدالمطلب جدآنحضرت) کی وفات عام الفیل کے آٹھویں سال میں واقع ہوئی۔

۱۲ویں تاریخ کو رسول اللہ نے نزدیک زوال مدینہ میں نزول اجلال فرمایا۔اسی تاریخ کو ۶۴ھ میں (اصل کتاب میں ۱۳۲ھ لکھا گیا ہے) یزید پلید ھلاک ہوا، یہ خوشی کا دن ہے۔اسکی عمر ۳۸ سال تھی۔خدا نے اُسے عذاب الیم میں معذب کر دیا۔

۱۷ویں تاریخ کو سید الانام حضرت پیغمبر کی ولادت باسعادت طلوع فجر کے وقت بروز جمعہ (عام الفیل) مکہ مکرمہ میں واقع ہوئی۔ یہ روز شریف عظیم البرکہ ہے۔صالحین آل محمد ہمیشہ قدیم الاوقات سے اسکی تعظیم وتکریم اسکے حق وحرمت کی رعایت کرتے تھے۔

اس دن کو روزہ رکھتے تھے۔ ائمہ ھدی علیہم السلام سے مروی ہے کہ جو شخص روز مولود پیغمبر (۱۷ ربیع الاول) کو روزہ رکھے، خدا اسے ایک سال کے روزہ کا ثواب عطا فرمائیگا۔ اس دن میں صدقہ دینا، زیارت مشاہد کرنا، خیرات دینا اور مؤمنین کو خوشحال کرنا مستحب ہے۔

تعلیقات:

جناب سید ابن طاؤس کے مطابق اس شب میں ہجرت کے ایک سال قبل معراج بھی واقع ہوئی ہے۔

ماہ ربیع الثانی

اس مہینے کی دس تاریخ کو۲۳۲ھ میں امام حسن عسکری کی ولادت واقع ہوئی اسلئے یہ دن شرف وبرکت والا ہے۔

۱۲ تاریخ سنہ اہجری میں نماز حضر وسفر کا فرض ظاہر ہوا۔

تعلیقات

۲۰ ربیع الثانی سنہ ۱۴۳۰ھ شب جمعہ برادر اکبرم فخر الذاکرین الحاج سید محمد عباس کاظمی طاب ثراہ کی وفات ہوئی ۱۶، ۱۷، اپریل ۲۰۰۹ عیسوی۔

جمید الاول

۵ اویں تاریخ: ۲۸ھ میں امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت باسعادت واقع ہوئی اس روز شریف میں روزہ رکھنا اور خیرات دینا مستحب ہے۔اس دن ۳۶ھ میں فتح بصرہ واقع ہوئی اور خدا نے اپنی نصرت کی بارش جناب امیر پر برسائی۔

جمید الثانی:

۳جمید لثانی ۱۱ھ کو جناب سیدۃ النساء کی وفات واقع ہوئی۔ یہ غم والم کا دن ہے۔

۱۵ ویں تاریخ ۳۷ھ میں زبیر بن العوام قتل کر دئے گئے وہ ۳۷ برس کے تھے۔ ۲۰ تاریخ کو خاتون قیامت جناب فاطمہ کی ولادت باسعادت مبعث کے دوسرے سال واقع ہوئی اس روز شریف میں مومنین کی خوشیاں تازہ ہو جاتی ہیں اسمیں خیرات اور صدقات دینا مستحب ہے۔

۲۷ تاریخ کو ۱۳ھ میں حضرت ابوبکر کی وفات اور (حضرت) عمر کی خلافت واقع ہوئی ابو بکر صاحب نے انہیں نامزد کیا اور اُن کے بارے میں وصیت کی۔

تعلیقات: ۱۸ جمید الثانی ۱۳۳۷ھ ولادت آغا سید مصطفیٰ بڈگام۔

۲۳/ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ وفات دخترم سیدہ فاطمہ زیتون بروز سوموار۔

ماہ رجب

رجب الشہر الحرم کا آخری مہینہ ہے جس طرح کہ ہمنے ترتیب دیا۔اور بیان کیا کہ سال کا پہلا مہینہ رمضان المبارک ہے۔ماہ رجب با شرافت عظیم البرکت اور زمانہ جاہلیت میں احترام واحتشام کا مالک تھا۔شریعت نبوی نے اسکے شرف وعظمت کی تاکید فرمائی اسے شہرالاصم (اصم بہرے کو کہتے ہیں) کہا کرتے ہیں چونکہ اہل عرب اس مہینے میں نہ جنگ کرتے تھے نہ کسی کا خون بہاتے تھے نہ اسمیں سلاح کی حرکت،گھوڑوں کی آواز اور غل غپاڑہ دکھائی اور سنائی دیتی تھی اسلئے اس مہینے کو عصم نام دیا گیا۔اسمیں روزہ رکھنا مستحب ہے مروی ہے کہ جناب مولاعلی اس میں روزہ رکھتے اور فرماتے تھے کہ رجب میرا مہینہ،شعبان رسول اکرم کا مہینہ ہے اور ماہ رمضان خدای عزوجل کا مہینہ ہے۔

پہلی تاریخ میں سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت باسعادت واقع ہوئی ہے۔جعفر جعفی سے مروی ہے کہ امام باقر روز جمعہ غرہ رجب ۵۷ھ میں پیدا ہوئے (یہ بھی) مروی ہے کہ جو شخص ماہ رجب کے پہلے متواتر سات دنوں کو روزہ رکھے اس پر نار جہنم کے ساتھ دروازے بند کئے جائیں گے اگر آٹھ دن روزہ رکھے خدا اس پر جنت کے آٹھ دروازے وا کریگا۔اگر پندرہ دن روزہ رکھے گا تو خدا اسکی مانگوں کو پور کریگا اگر پورے مہینہ روزہ رکھا تو خدا اسکی گردن کو نار جہنم سے آزاد کریگا اسکی دینی ودنیوی حاجتیں بر لائیگا۔اور اُسے صدیقین اور شہدا کے ساتھ محشور کریگا یہ اس صورت میں ہوگا جب

انسان مومن اور گناہان ہالکہ سے مجتنب ہوگا اجیسا کہ ارشاد باری ہے کہ خدا صرف پر ہیز گاروں سے قبول کرتا ہے۔ اس مہینہ میں عمرہ کرنا فصل کیثر کا موجب ہے، مستحب ہے کہ پہلی تاریخ کو زیارت امام حسینؑ بجالائے امام صاق سے مروی ہے کہ جو شخص اول رجب کو امام مظلوم کی زیارت کرے خدا اسے ضرور مغفرت فرمائیگا۔ اگر زیارت مولا ممکن نہ ہوتو بعض ائمہ (کسی امام) کی زیارت کرے اگر ایسا بھی ممکن نہوتو انکی طرف اشارہ کر کے سلام کرے اور اعمال خیر وخیرات میں جد وجہد کرے۔

۳ تاریخ میں ۲۵۴ھ میں امام دہم (حضرت امام علی نقی) کی وفات ۲۱ سال کی عمر میں واقع ہوئی۔

۱۲ تاریخ ۶۰ ہجری میں معاویہ بن ابی سفیان ھلاک ہوا۔ یہ اہل ایمان کیلئے مسرت کا دن ہے اور ہل نفاق کیلئے غم واندوہ کا۔

۱۵ ہجرت کا پانچ مہینے گزرنے کے بعد رسول اللہ نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہؑ کا عقد امیر المومنین علی علیہ السلام کے ساتھ انجام دیا۔ جناب سیدہ کی عمر اس وقت گیارہ یا تیرہ سال تھی (واقعات محرم میں اسکے خلاف روایت گذری) اس دن روزہ رکھنا اور زیارت مشاہد ائمہ علیہم السلام بجالانا مستحب ہے۔ اس روز میں دعای ام داؤد پڑھنا (افضل) ہے جو اصحاب حدیث وعلماء عارفین کی کتابوں میں موجود ہے۔ مختصر رسالہ اسکی (تفصیل وتحریر کی گنجائش نہیں رکھتا ہے اسلئے کہ ہم نے اس میں اختصار کا قصد کیا ہے۔ اسی دن

میں ۲ ہجری کو بیت المقدس سے کعبہ شریفہ کی طرف تحویل قبلہ ہوا۔ اس وقت لوگ نماز عصر پڑھتے تھے تو اسی میں بیت اللہ الحرام کی طرف پھر گئے۔

تعلیقات:

ا۔ اسی تاریخ کو ۹۳۰ھ میں شہنشاہ اعظم شاہ اسمعیل صفوی رحمہ اللہ علیہ انتقال فرما گئے۔
۲۳ ویں سنہ ۳۰ عام الفیل میں مولانا امیر المومنین علیہ السلام کی ولادت باسعادت عین کعبہ شریفہ میں واقع ہوئی۔
(لیکن ۱۳ رجب کی تاریخ میں اُن کی ولادت باشرافت ہوئی ہے جیسا کہ مشہور ہے)
۲۵ ویں تاریخ کو ۱۸۸ یا ۱۸۳ھ میں امام ہفتم حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت سندی بن شاہک لعین کے قید خانے میں واقع ہوئی ان کی عمر اس وقت ۵۵ یا ۵۶ سال تھی اس دن میں آل محمد کے غم تازہ ہوجاتے ہیں۔ ۲۷ ویں تاریخ مبعث پیغمبر کا دن ہے اس دن کا روزہ سٹھ سال کے روزہ کے برابر ہے۔ صادقین سے مروی ہے کہ جو شخص روز مبعث کو بارہ رکعتیں نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ یاسین پڑھے نماز سے فارغ ہوکر سورہ الحمد تین بار سورہ فلق، سورہ ناس، چار چار بار تسبیحات اربعہ چار بار (اللـه ربی لا أشرك بهـه) چار بار پھر جو دعا کرے خدا اسے قبول کریگا۔ سوائے اسکے کہ کسی مومن کی تکلیف یا قطع رحم کیلئے دعا کی ہو۔ غرضیکہ یہ دن شرف و عظمت والا

ہے اسمیں صدقہ دینا خیرات کرنا و مومنین کو خوشحال کرنا مستحب ہے۔

تعلیقات:۔ مفاتیح الجنان میں سورہ یسین کے بدلے کوئی بھی سورہ مذکور ہے اور فراغت کے بعد اور سوروں کے علاوہ سورہ توحید بھی چار بار منقول ہے۔

ماہ شعبان المعظم

یہ مہینہ شرافتوں اور عظیم برکتوں کا مہینہ ہے اسمیں روزہ رکھنا سنت نبوی میں سے ہے۔

۲ تاریخ ۲ ھ میں روزہ ماہ رمضان کے فرض ہونے کا حکم نازل ہوا۔

۳ تاریخ بروز پنجشنبہ سیدنا امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت واقع ہوئی اسکے روزہ رکھنے میں عظیم ثواب ہے۔

۱۵ تاریخ ۲۵۴ ھ میں (شب میں) سیدنا امام العصر قائم آل محمد ارواحنا فداہ کی ولادت با سعادت واقع ہوئی ہے اس شب میں غسل کرنا اور شب بیداری (دعا ونماز میں مشغول رہنا) مستحب ہے زیارت ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام بجالانا۔

مروی ہے معصومین سے کہ پندرہویں شعبان کی رات میں افق اعلیٰ سے منادی ندا کرتا ہے اے زائرین قبر حسین اپنے گھروں کو واپس جاؤ اس حال میں کہ خدا نے تم کو بخشا تمہارے ثواب خدا کے پاس ہیں اور محمد تمہارے نبی ہیں جو شخص اس شب میں زیارت امام حسین پر قدرت نہ رکھتا ہو وہ باقی ائمہ کی زیارت کرے اگر ایسا بھی ممکن نہو تو اُن کی طرف اشارہ کر کے سلام کرے۔ اور نماز ودعا میں شب گزارے۔

مروی ہے کہ امیر المومنین راتوں میں سوتے نہ تھے ایک ۲۳ ویں رمضان میں (فرماتے تھے کہ اس شب میں شب قدر کی امید ہے) دوسرے شب عید الفطر میں فرماتے تھے کہ اس شب میں مزدور کی مزدوری دی جاتی ہے اور تیسرے شب برات (۱۵ شعبان) میں فرماتے تھے کہ اس شب میں محو واثبات ہوتا ہے اور اس شب کی تعظیم کے اہل اسلام واھل کتاب

دونوں قائل ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ پندرہ شعبان میں خدا ملائکہ کو آسمان سے زمین کی طرف نازل ہونیکی اجازت دیتا ہے۔ آسمان کے دروازے کھولدیتا ہے دعائیں مستجاب ہوجاتی ہیں پس لازم ہے کہ انسان چار رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک بار سورہ توحید سو بار پڑھے نماز سے فارغ ہوکر آسمان کی طرف ہاتھ کھولکر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّی إِلَيْكَ فَقِيرٌ وَبِكَ عَائِذٌ وَمِنْكَ خَائِفٌ و بكَ مُسْتَجِيرٌ رَبِّ لَا تُبَدِّلُ اسمِی وَلَا تُغَيِّرِ جِسمِی وَلَا تَجهَد بَلائِی وَلَا تُسمِت بِی أَعدَائِی وَاعُوذُ بِكَ جَلَّ ثَنَائكَ وَاعُوذ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ وَاعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَائكَ أَنْتَ كَمَا اثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَفْعَلُ بِی كَذَاوكذا۔

(یہاں پر اپنی حاجت مانگے تحقیق خدا صاحب کرم ہے)

مروی کہ جو شخص ۱۵ شعبان کی رات میں یہ نماز پڑھے خدا اسکے گناہوں کو معاف کریگا۔ اسکی حاجتیں بر لائیگا اسکی مرادیں پوری کریگا اپنے فضل و کرم ہے۔

تمام ہوا ترجمہ اصل رسالہ کا بروز جمعہ یکم ذی الحرام ۱۴۰۳ ۹ ستمبر ۱۹۸۳ بمقام بٹہ پورہ درنگ۔

باقیات از قلم مترجم

ماہ مبارک رمضان

روز اول: نماز صبح کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اللَّهُمَّ قَدْ حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَقَدِ افْتَرَضْتَ عَلَيْنَا صِيَامَهُ وانزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنِ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ اللَّهُمَّ أَعِنَا عَلَى صِيَامِهِ وَ تَقَبلْهُ مِنَّا وَتَسَلَّمَهُ مِنَّا وَسَلِّمْهُ لَنَا فِي يُسرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ –

اس طرح وہ دعا پڑھے جسکی ابتدا لَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ

نیز آب جاری میں غسل کرنا اور تیس کف پانی کے سر پر ڈالنا اور عرق گلاب کے ایک چلو سے منہ دھونا اور سر پر ڈالنا تمام بیماریوں سے محفوظ رہنے کا موجب ہے اور خاص طور مرض سرسام اور برسام (درد سینہ) سے بیخوف رہنے کا باعث ہے (مفاتیح الجنان کی طرف رجوع کریں)

اسی روز اسلامی سکہ رائج ہوا اور اسی روز شیخ الرئیس شیخ بوعلی سینا کی وفات واقع ہوئی۔

تیسرا دن: حضرت شیخ مفید کی وفات ۴۱۳ھ میں واقع ہوئی۔

دسویں تاریخ کو بروز پنجشنبہ ۱۳۵۲ میں جناب حجۃ الاسلام آقای شیخ علی اصغر اسکندر پورہ کی وفات واقع ہوئی اور اسی دسویں دن میں ۱۳۳۳ھ کو حجۃ الاسلام مولانا مولوی حیدر علی انصاری کشمیری کی وفات واقع ہوئی۔

۱۴رمضان ۶۷ھ کو جناب مختارؒ کی شہادت واقع ہوئی۔

۱۵ ویں کو ۱۰ ہجری میں کوفہ کی جانب حضرت مسلم بن عقیل بحیثیت سفیر حسینی روانہ ہوئے۔

۱۳،۱۴،۱۵رمضان کو دعای مجیر پڑھنا بیحد ثواب کا موجب ہے۔

۱۹ویں،۲۱ویں،۲۳ویں کو عملِ قرآن، زیارت وارث اور نماز شام وخفتن کے مابین دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے ہر رکعت میں الحمد کے بعد ے بار سورہ توحید اور سلام کے بعد ستھر بار پڑھے استغفر الله واتوب اليه

مروی ہے کہ نہیں اٹھے گا نماز سے مگر اینکہ خدا اسے اور اسکے والدین کو بخش دیگا۔

۱۵رمضان ۱۳۷۸ھ وفات استاد محترم شیخ امان اللہ ریشی پورہ

۲۰ ویں تاریخ کو ابوسفیان اور اسکے متعلقہ افراد نے شوکت اسلام دیکھ کر ہتھیار ڈالدئے اور مسلمانوں میں گھل مل گئے (مگر منافقین بن کر)

۲۱ ویں تاریخ کو ۱۳۰۹ھ میں سرکار آیت اللہ العظمی آقای حاج سید مہدی الموسوی کشمیری انتقال فرما گئے یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ آج بھی ۲۱ رمضان ۱۴۰۳ھ کو تاریخ ہے۔

۲۲رمضان ۱۳۳۶ھ ولادت آغا سید علی صفوی اول بمنہ

۲۷ ویں تاریخ کو ایک روایت کے مطابق شب قدر کا احتمال ہے اور عظیم شرف حاصل

ہے اسی شب میں حضرت آدم پر صحیفہ نازل ہوا اسی روز حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت باسعادت واقع ہوئی اس روز حضرت آخوند علامہ مجلسیؒ کی وفات واقع ہوئی۔

۲۹ ویں تاریخ کو عمرو بن عاص ۴۳ھ میں بمقام مصرفوت ہوا اسی روز علامہ حلی کی وفات حسرت آیات واقع ہوئی۔

ماہ رمضان میں ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرے۔ اللَّهُمَّ ادْخِلَ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ السُّرُورِ اللَّهُمَّ اغْنِ كُلَّ فَقِيرٍ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ اللَّهُمَّ أَكْسُ كُلَّ عُرْيَانِ اللَّهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِينِ اللَّهُمَّ فَرِجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيبِ اللَّهُمَّ فُكَ كُلَّ أَسِيرِ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيضِ اللَّهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ اللَّهُمَّ غَيِّرُ سُوءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ اللَّهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدِّينَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِير

اور ہر شب میں یہ دعا پڑھے اس کے ۴۰ سالہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ اللَّهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِى أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرآن وَفَتَرَضْتَ عَلَى عِبَادِكَ فِيهِ الصِّيَامَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ محمَّد وَ ارْزُقْنِى حَجَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِى عَامِى هَذَا وَفِى كُلِّ عام وَاغْفِرُ لِى تِلْكَ الذُّنُوبَ الْعِظَامِ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ هَا غَيْرُكَ يَا رَحْمنُ يَا عَلَّام

تعلیقات:

۱۵صیام وفاتِ شریکِ حیات زونا بیگم دختر صادق میر راقم شب شنبہ۱۳۰۹ھ

۱۹صیام ۱۴۰۳ھ ولادت باسعادت سبط اکبرم سید محمد جاوید سلمہ تعالی

ماہ شوال المکرّم

روزعید کوسائے کے نیچے غسل کرے اور سب سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِيمَاناً بِكَ وَتَصْدِيقاً بِكِتَابِكَ وَاتبَاعَ سُنَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّد صلى الله عليه و آله

غسل سے فارغ ہوکر یہ دعا پڑے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ كَفَّارَةً لِذُنُوبِي وَطَهِر دِينِى اللَّهُمَّ أَذْهِبُ عنى لدنس

۶شوال ۱۳۴۴ھ وفات آغا سید احمد حسینی الہمدائی مدفون لبرتل بڈگام۔

۸ویں تاریخ کو ۱۳۴۴ھ میں ابن سعود نجدی نے جنت بقیع کو ویران کردیا۔

۱۰ویں شوال ۳۲۸ھ کو غیبت کبری واقع ہوئی۔اسی روز شیخ بہاؤالدین العاملی کی وفات ۱۰۳۰ھ میں واقع ہوئی۔

۱۲ویں تاریخ کو ۱۳۸۱ھ میں آیت اللہ العظمی آقای حاج سید حسین البروجردی کی وفات واقع ہوئی راقم نے سب سے پہلے انکی تقلید کی ہے۔

۱۵ویں تاریخ کو جناب عبدالعظیم حسنی کی شہادت واقع ہوئی۔

۲۳ ویں شوال ۱۳۷۸ھ کو حضرت حجت الاسلام والمسلمین آقای سید محمد پچھ گاموی انتقال کر گئے۔آپ اوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ کے مالک تھے تبلیغ دین میں اہم رول ادا کیا ہے۔

۲۶ویں شوال ۱۳۵۰ ہجری کو حضرت مرجع عالی قدر حجتہ الاسلام والمسلمین آقای سید محمد الموسوی الصفوی بڈگامی انتقال فرما گئے آپ کی تصنیف منہاج الصلاح ومعراج الفلاح المعروف بہ کاشر کتاب کشمیر کی نثری کتابوں میں اہم مقام کی حامل ہے۔

ماہ ذیقعدۃ الحرام

ماہ ذیقعدۃ الحرام کی پہلی تاریخ کو جناب فاطمہ بنت اسد وفات پاگئیں۔

۳ ذیقعد ۱۲۹۲ھ ولادت ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم وفات ۱۳۵۷ھ

۴ ذی القعدہ ۱۴۳۵ھ وفات مولوی افتخار حسین انصاریؒ

۱۰ ویں تاریخ کو ۱۴۰۲ھ میں مطابق ۳۰ اگست ۱۹۸۲ء بوقت سحر دوشبینہ حضرت آقای حجۃ الاسلام والمسلمین مرجع اعلی در کشمیر آقا سید یوسف الموسوی طاب ثراہ (بڈگامی) انتقال فرما گئے۔ مرحوم بڑے صفات کے مالک تھے آپ صاحب صدقاتِ جاریہ وآثار باقیہ ہیں مدرسہ باب العلم، امام باڑہ بڈگام، مسجد جامع بڈگام، امام باڑہ میر گنڈ اور سرمایہ نجاح نامی کتاب وغیرہ ان کی نہ مٹنے والی یادگاریں ہیں آپ کے انتقال سے کشمیر کے شیعوں کا شیرازہ بکھر گیا (طاب ثراہ وجعل الجنۃ مشواہ) آپ کے حقوق اس بندہ ناچیز پر بےشمار ہیں۔ جزاہ اللہ عنی الحسن الجزا۔

۱۱ ویں تاریخ کو ۱۵۳ یا ۱۴۸ھ کو حضرت امام رضا علیہ السلام متولد ہوئے اور اسی روز ۳۳۶ھ کو جناب شیخ مفید پیدا ہوئے۔

۱۶ ویں کو ۱۳۵۶ھ جناب حجۃ الاسلام آقاے سید علی بڈگامی وفات پاگئے۔

۲۵ ذیقعد ۱۳۵۳ھ ولادت شہید خامس آیت اللہ باقر صدر شہادت ہمراہ خواہر محترمہ خود بنت الھدی بظلمِ صدام لعین ۸، اپریل ۱۹۸۰ مطابق ۲۰ ج اول ۱۴۰۰ھ

۳۰ تاریخ ۲۲۰ھ کو جناب امام محمد تقیؑ کی شہادت واقع ہوئی۔

۲۱ تاریخ ۱۴۰۲ھ وفات شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ وزیر اعظم اولین و ناظم اعلیٰ جموں و کشمیر

اس ماہ کی پندرہویں کے شب میں خدا مومنین کی بندگی کو سراہتے ہوئے نگاہ رحمت فرماتا ہے اس شب میں عبادت کرنے والے کو ایکسو روزہ دار شب زندہ دار کی عبادت کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔

ماہ ذی قعدۃ الحرام کی کسی اتوار کو غسل و وضو کر کے چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد توحید تین بار ہ فلق تین بار ناس تین بار سلام کے بعد استغفار ستھر بار لَا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ العظيم

ایک بار پھر یہ دعا پڑھے۔ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَذُنُوبَ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنتَ

اس نماز کے پڑھنے میں بے شمار ثواب ہیں۔

ماہ ذی الحجۃ الحرام

روز اول تولد جناب ابراہیمؑ

۷ تاریخ: شہادت امام محمد باقرؑ ۱۱۴ھ

۱۴ شب میں بوقت سحر شنبہ ۱۳۸۹ھ مطابق فروری کو راقم الحروف کے والد بزرگوار آقای سید مصطفیٰ طاب ثراہ انتقال فرما گئے

۲۱ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۶۴ھ کو حضرت حجتہ الاسلام والمسلمین آقای سید احمد الموسوی بڈگامی طاب ثراہ بعمر ۶۰ سال وفات پا گئے "غلام صابر مادہ تاریخ آپ کا سال ولادت ۱۳۰۵ھ ہے۔

۲۲ شہادت فرزندان حضرت مسلم ۶۰ھ شہادت میثم تمار

۲۸ بحکم یزید مدینہ میں خونریزی وقتل عام ۶۳ھ

نماز شب عید غدیر

جناب سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ در اقبال صف ۶۶۲ فرمودہ کہ آن دوازدہ رکعت نماز است بیک سلام مگر در ہر دو رکعت (بعد از ہر دو رکعت) تشہد بخواند و در ہر دو رکعت الحمد یکبار و قل ھو اللہ احد دہ بار و آیۃ الکرسی یکبار چوں بر کعت دوازدہم الحمد و توحید بخواند و قنوت بخواند۔

لا الہ إِلَّا اللہ وَحدَہُ لَا شَرِیكَ لَہُ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیتُ

وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ (ده بار) بِیَدِهِ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ
یکبار ورکوع و سجود بخواند و بگوید در سجود ده بار سبحان
من أحصى كُلَّ شَیْءٍ عِلْمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لا یَنْبَغِی التَسْبِیحُ إِلَّا لَهُ
سُبْحَانَ ذی الْمَنِّ وَالنِّعَمْ سُبْحَانَ ذَی الْفَضْلِ وَالطَّولِ سُبْحَانَ ذِی
العزوَالكَرَمِ أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزمِن عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ
وَبِالْإِسْمِ الْأَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ أَنْ تُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدرٌ سُولِكَ
وَأَهْلِبَیْتِهِ الطَّیبین الطَّاهِرِینَ وَأَنْ تَفْعَل بِی كذا و كذا (حاجات ذکر کند)
إِنَّكَ سَمِیعٌ مُجِیبٌ

شب ۱۷ ذی الحجہ ۱۴۱۶ ھ

ماہ محرم الحرام

یکم ماہ محرم ۱۴۰۵ھ وفات حسرت آیات آیت اللہ العظمی آقای حاج سید عبداللہ شیرازی طاب ثراہ

۲ محرم امام حسین وارد کربلا ہوئے ۶۱ھ

۶ محرم داخلہ عمر بن سعد بکربلا ۶۱ھ

۷ محرم اہل بیت اطہار پر کربلا میں آب فرات بند ہوا

۷ محرم ابراہیم بن مالک اشتر قتلِ ابن زیاد کیلئے ۶۴ھ کو روانہ ہوئے۔

۸ محرم محاصرہ اہلبیتؑ ۶۱ھ،

۸ وفات آغا سید رضا ولد سید حسین ریشی پورہ بڈگام ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء

۹ محرم ۶۱ھ امام حسین نرغہ اعداء میں آئے

۱۲ محرم قطب الاقطاب شیخ المشائخ سید العارفین سید صفی الدین الاردبیلی (قدس سرہ) کی وفات ۷۳۵ھ میں بمقام اردبیل (ایران) واقع ہوئی۔ آپ کشف و کرامات کے مالک تھے۔ آپکی نسل سے سادات وسلاطین صفویہ ایران کے علاوہ کشمیر میں سادات کی دو شاخیں ہیں اول میر سید سلطان حیدر الموسوی الاردبیلی رحمۃ اللہ علیہ دوم حضرت میر شمس الدین عراقی قدس سرہ کی اولاد رحمہ اللہ علیہم اجمعین۔ صفی الدین کے برادر حضرتِ سید محمد شرف الدین عرف بلبل شاہ۔

۲۲ تاریخ وفات جناب شیخ طوسی ۴۶۰

۲۹ وفات شاہ ولی اللہ محدث دھلوی ۱۱۷۶ھ

ماہ صفر الخیر

یکم صفر آغاز جنگ صفین ۳۷ھ سر ہای شہدای کربلا ۶۱ھ میں وارد دمشق ہوئے۔

۲ صفر، ۱۳۸۶ھ وفات غفران تاب استاد معظم آقای حجۃ الاسلام آقا سید محمد الموسوی الصفوی پالر (بڈگام)

۵ صفر وفات عمر بن عبدالعزیز ۱۰۱ھ

۷ صفر بروایت شیخین ۴۹ھ میں شہادت امام حسنؑ واقع ہوئیں۔ ۱۲۸ھ کو ولادت با شرافت امام موسی کاظمؑ

۹ صفر فتح جنگ نہروان ۴۰ھ

۱۱ صفر وفات حضرت سلمان فارسی بعمر ۳۵۰۔ اسی روز ۱۴۰۱ھ میں آغا سید ولی شاہ صاحب منور آبادی وفات پا گئے۔

یازدہ ماہ صفر رفت و دلش پیہم سرود

وال من والی علیا عاد من عادی علی

گر کسے جوید ز تو سال وصال آنجناب

گو ولی پیوست باشاہ ولایت یا علیؑ

۱۴۰۱

۱۷ صفر ۲۰۳ھ شہادت حضرت امام رضا علیہ السلام

۱۸صفر ۳۷ھ شہادت حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

۲۳ صفر ۱۳۳ھ حکومت بنی امیہ کا خاتمہ اور حکومت بنی عباس کا آغاز

۲۴صفر ۱۳۶۱ھ وفات ذاکر سید باقر صاحب طاب ثراہ میر بحری

۲۵ صفر ۱۳۳۸ھ وفات ذاکر آغا سید اکبر میر بحری فرزند ذاکر میر سید اصغر المتوفی ۱۲۹۴ھ المدفون در رنگہ پرستان سورہ ٹینگ۔

۲۸/صفر ۱۳۸۴ھ میں وفات حجۃ الاسلام آقای حاج سید احمد الرضوی نابدی پورہ سرینگر واقع ہوئی۔

ماہ ربیع الاول

شب جمعہ غرہ ربیع الاول ۹۳۲ھ میں حضرت میر شمس الدین العراقی اور اُن کے ساتھ ۲۹ سادات وعلماء عظام کی شہادت بمقام خانقا جڈی بل واقع ہوئی ان میں سید عبدالغنی الموسوی الکبروی قابل ذکر ہیں (تحل الجواہر صف ۷)

۵ تاریخ : شہادت جناب شہید ثانی زین الدین طاب ثراہ ۹۷۶ھ بروایت صحیحہ شہادت امام حسن عسکری واقع ہوئی ۲۶۰ھ

۹ تاریخ؛ عید بابِ شجاع، مرگ عمر سعد ۶۶ھ، تخت نشینی امام عصر۔

۱۷ ولادت حضرت صادق علیہ السلام ۸۰ھ، افتتاح مدرسہ جامعہ باب العلم بڈگام ۱۳۶۹ھ وبنای عمارت مدرسہ ۱۳۷۰ھ ربیع الاول۔

۱۹ وفات ڈاکٹر اقبال ۱۳۵۷ھ

۲۳ ماہ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ سنیچر ۲۰۲۱ عیسوی وفات ذاکر سید ابوالحسن ضیغمؒ

۲۵ مصالحت حضرت امام حسن مجتبیٰ با امیر معاویہ ۴۱ھ

وفات حضرت علم الہدیٰ سید مرتضی ۴۳۶ھ ورود اہل بیتؑ بہ مدینہ۔

۲۶ شہادت قاضی نور اللہ شوشتری ۱۰۱۹ھ آگرہ ہند۔

۲۸ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ بمطابق ۲۰۲۲ عیسوی وفات مولوی محمد عباس انصاریؒ

۲۸ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ وفات مولوی مصطفیٰ حسین انصاری علیہ رحمہ

ربیع الثانی

یکم ربیع الثانی ۶۵ھ میں برواتیے سلیمان ابن صرد خزاعی نے خروج کیا۔ واپسی اہل حرم بدینہ منورہ برواتیے۔

۱۱ تاریخ وفات شیخ عبدالقادر جیلانی ۵۶۰ھ گیارہویں شریف

۱۸ تاریخ وفات حضرت سید نظام الدین اولیاء (دہلی) جو صحیح النسب امامی سادات میں سے ہیں چنانچہ ان کا شعر ہے۔

مرادمرکز عالم محمد حجت القائم   باامر حق شود ظاہر کہ ختم اوصیا باشد

ان کا شجرہ نسب اسطرح ہے خواجہ سید نظام الدین محمد بن سید احمد بن سید علی بخاری بن سید عبداللہ بن سید حسن بن سید علی بن سید احمد بن سید عبداللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر حسین بن امام علی نقی الہادی علیہ السلام بحوالہ حیات نظامی صف 9 سید رکن الدین نظامی۔

۲۷ تاریخ: ابتدا خلافت امیر معاویہ دشمن آل محمد وانتقال خالد بن ولید مخالف علیؑ وآل۔

۳۰ تاریخ: خاتمہ حکومت یزدجرد (حکومت ایران) ۲۳ ہجری ۶۴۴ء

جمید الاول

۴ ویں تاریخ وفات مولوی حیدر علیؒ ۱۳۷۷ھ

۵ ویں تاریخ ۶ ھ ولادت جناب زینب کبریٰ۔

۷ جمید لاول ۱۳۷۷ھ وفات مولانا مولوی محمد جواد انصاریؒ - انہوں نے احمد پورہ میں ایک عظیم امام باڑہ تعمیر کیا اور علی پارک کی دیوار بندی کرائی۔

۸ تاریخ درمنوچھر نے نہر فرات کھودی۔

۹ ویں تاریخ ۷۸۶ ھ شہادت شہید اول محمد بن مکی قدس سرہ صاحب ذکریٰ، دروس، بیان اور شرح الارشاد۔

۱۱ ویں: ۵۹۷ خواجہ نصیر الدین طوسی بروایتے وفات پاگیے ۔اسی روز فخر الدین رازی ۶۰۶ ھ کو وفات پاگیے ۔

۱۱۔جمیع الاول ۱۴۳۹ وفات حجۃ الاسلام آغا سید محمد فضل اللہ مطابق ۲۹ جنوری

۱۳ ویں :شب جمعہ ۱۴۰۴ھ مطابق فروری ۱۹۸۴ء فاضل جلیل القدر امام الجمعہ والجماعت آقای حاج سید محمد حسین الموسوی بڈگامی۔

(ولادت ۴ محرم ۱۳۶۱ھ) آل انڈیا میڈیل انسٹی چیوٹ دھلی میں وفات پاگئے ۱۴ اج اکو بڈگام میں اپنے اجداد بزرگوار کے قریب دفنائے گئے۔

۱۳، ۱۴، ۱۵ بنابہ مشہور وفات حضرت سیدہؑ واقع ہوئی ہے۔

۱۵ وفات آغا سید اکبر حسینی ہمدانی ۱۴۱۸ھ مدفون لبرتل بڈگام۔

۱۹ ویں ۱۳۷۷ھ وفات ذاکر سید حسین الموسوی میر بحری قدس سرہ

۲۰ ویں ۱۳۷۵ھ وفات ذاکر سید جواد الموسوی میر بحری قدس سرہ۔

فتح جنگ جمل ۳۶ھ شہادت شہید خامس آیت اللہ باقر الصدر ۱۴۰۰ھ

وخواہر محترمہ آمنہ بنت الہدی سلام اللہ علیہا

۲۴ ویں ۱۴۰۵ھ روز جمعہ ولادت باسعادت فرزندم سید روح اللہ مہدی سلمہ اللہ۔

جمید الثانی

۶ جمید الثانی ۶۷۰ھ وفات مولانا جلال الدین روم جنکی مثنوی نہایت مقبول اور مشہور ہے۔

۲۰ ولادت باسعادت ملاذ مسلمین، پشت و پناہ مومنین آیت اللہ اعظمی آقای حاج سید روح اللہ الموسوی الخمینی دام ظلہ ابن آقای سید مصطفیٰ بن آقای سید احمد الموسوی کشمیری حضرت موصوف کی ولادت خمین (قم ایران) میں واقع ہوئی آپ ایران میں رہبر انقلاب وبنیان گذار جمہوری اسلامی ہیں روحی فدا۔

ماہ رجب المرجب

اس ماہ کے بے شمار فضائل ہیں پیغمبر سے مروی ہے کہ جو شخص ماہ رجب میں سو بار کہے۔
استغفر الله الذی لا اله الا هو وحده لا شريك له واتوب اليه اس کے
بعد صدقہ دے خدا اپنی رحمت و مغفرت اسکے شامل حال کر دیگا اور جو چار سو بار کہے خدا
اسے ایک سو شہیدوں کا اجر عطا کریگا۔

امیر المومنین سے مروی ہے کہ جو شخص ماہ رجب، شعبان اور رمضان میں ہر شبانہ یا روز
صورۃ الحمد، آیت الکرسی، چار قل تین تین بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تین بار الھم صل علی محمد وآل محمد تین بار اللھم اغفر للمومنین
والمؤ منات تین بار اسکے بعد چار سو بار پڑھے استغفر اللہ واتوب الیہ
خدا اسکے تمام گناہ معاف کریگا اگر چہ وہ قطرات باران، برگہای درختان اور کف دریا
کے برابر بھی ہوں۔ ماہ رجب کی پہلی، پندرہویں اور آخری تاریخ میں نماز حضرت۔
سلمان پڑھنا افضل ترین عبادت ہے۔

۲ ویں ۲۱۲ھ کو ولادت امام علی نقی علیہ السلام واقع ہوئی وفات
حافظ شیرازی ۷۹۳ھ وفات امام شافعی ۲۰۴ھ
۶ تاریخ وفات خواجہ معین الدین چشتی ۶۳۳ھ
۱۰ تاریخ ولادت امام محمد تقی علیہ السلام ۱۹۵ھ

۱۱ تاریخ عرس پاک حضرت سید تاج الدین ہمدانی، مدفون شہام پورہ نوہٹہ

۱۲ تاریخ سکندر بغرض تلاش آب حیوان ظلمات کی طرف روانہ ہوا و وفات

حضرت عباس عم رسول ۳۲ھ

وفات سید حسن رضوی احمد پورہ مدفن درریشی پورہ ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۶ مئی ۱۹۸۰ء

۱۳ تاریخ ولادت حضرت ابراہیم خلیل اللہ بروایتے، ولادت حضرت امیر علیہ السلام،

وفات امام ترمذی ۲۷۶ھ، ولادت میر سید علی ہمدانی الحسینی ۷۱۴ھ یا ۷۱۳ھ

۱۴ تاریخ ۶۲ھ بروایتے وفات حضرت زینب سلام اللہ علیہا

۱۵ تاریخ پیغمبر خدا شعب ابو طالب سے باہر نکل آئے۔ بروایتے شہادت حضرت

زینب خاتون وشہادت حضرت صادق علیہ السلام۔

۲۳ تاریخ زخم خنجر بران حضرت امام حسن مجتبی علیہ السلام ۴۳ھ

۲۴ تاریخ فتح خیبر ۶ھ مرحب یہودی، معاودت حضرت جعفر طیارؑ از حبش ۷ھ

۲۵ تاریخ سیدنا میر سید سلطان حیدر الموسوی الکبروی و میر سید حسین الکبروی ۸۲۲ھ

وسید محمد مشہدی بجرم اظہارِ حق شہید کر دئے گئے پہلے دونوں نے نچہ بل میں مدفون ہیں۔

جبکہ سید محمد مشہدی گسانی باغ بٹہ مالو میں مدفون ہیں۔

۲۶ وفات حضرت (ابوطالب علیہ السلام ۳ بعثت

۲۸ سفرِ سید الشہد اازمدینہ ۶۰ھ

اعمال لیل الرغائب

اس عمل سے بے شمار گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور قبر میں ہر شدت سے آسانی پیدا ہو جاتی ہے جسکی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ہے۔ اسکی ترتیب یہ ہے کہ ماہ رجب کی پہلی ویروار (پنجشنبہ) کو روزہ رکھے اور شب جمعہ کو شام و خفتن کے درمیان ۱۲ رکعت نماز ادا کرے (دو دو رکعت سے) ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورہ قدر، بارہ مرتبہ توحید، فراغت کے بعد ستھر بار اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آله پھر سجد میں جا کر ستھر بار سُبُوحٌ قُدُوسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوح

سجدے سے سر اٹھا کر ستھر بار پڑھے رب اغفر وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أنت العلی الاعظم پھر دوبارہ سجدے میں جا کر ستھر بار پڑھے۔

سُبُوحٌ قُدُوسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوح

اسکے بعد اپنی حاجات مانگے۔ انشاللہ پوری ہونگی۔

ماہ شعبان المعظم

۱ تاریخ حکم تحویل قبلہ بروایتے ۲ھ۔

ہر روز ۲۷ بار استغفار

۲ تاریخ وفات حضرت ابوحنیفہ ۱۵۲ھ، انتقال مولانا ابوالکلام آزاد ۱۳۷۷ھ

۳ تاریخ ولادت باسعادت حضرت امام حسین علیہ السلام۔

وفات جد بزرگوار آقای سید علی الموسوی طاب ثراہ ۱۳۵۰ھ وفات عم نامدارم آقای سید حسین الموسوی عطر اللہ مرقدہ ۱۳۶۴ھ

۴ تاریخ تولد حضرت عباس علمدار حسینی

۵ تاریخ تولد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بروایتے۔ وفات خاتون حضرت فضہ

۷ تاریخ ۱۴۰۳ھ میں حاکم عراق صدام بدفرجام کے حکم سے آیۃ اللہ العظمی آقای سید محسن الحکیم قدس سرہ کے خاندان کے چھ سرکردہ علماء کو گولی سے شہید کر دیا گیا۔

شہداء کے نام ہیں آیت اللہ عبدالصاحب حکیم، حجۃ الاسلام سید محمد حسین الحکیم، حجۃ الاسلام علاؤالدین، حجۃ الاسلام سید کمال، حجۃ الاسلام سید عبدالوہاب، حجۃ الاسلام سید احمد حکیم اول الذکر تین حضرت آیۃ اللہ الحکیم کے فرزند ہیں اور آخر الذکر تین آیت اللہ السید یوسف الحکیم کے فرزند۔

۱۵ تاریخ اس شب میں اور چیزوں کے علاوہ نماز شام کے بعد قبل اسکے کہ کسی کے ساتھ کلام کرے یہ دعا اکیس بار پڑھے دوسرے شب برات تک اُسے کوئی بھی ناخوشی نہیں پہونچے گی دعا یہ ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَلِيمٌ (حَلِيمٌ ذُوانَاةٍ وَلَا طَاقَةَ لَنَا بِحُكْمِكَ يا اللهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ الْأَمَانُ الْآمَانُ مِنَ الطَّاعُونِ وَالْوَبَاءِ وَمَوْتِ الفجئَةِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ مُوقِنُونَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تحفة المصطفی

منقول ہے کہ فریضہ مغرب وعشاء کے بعد سات بار یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ إِنْ كُنتَ كَتَبتَ اسْمِى فِى دِيوَانِ السُّعَدَاءِ فَلَكَ الحَمدُ وَلَكَ الشكرُ وَإِن كُنتَ كَتَبتَ اسْمِى فِى ديوان الاشَقِياءِ فَامْحُ بَكَرَمِكَ يَمحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِندَهُ أُمُّ الكتب

ایضا شب برات میں تین بار سورہ مبارکہ یاسین پڑھے اول بہ نیت زندگانی دوم بہ نیت تونگری سوم بہ نیت دفع بلیات اور ہر بار اختتام کے بعد یہ دعا ایک بار پڑھے۔

بِسمِ اللهِ الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ يَا ذَالْمَن لَا يُمَنُّ عَلَيْكَ يادَ الطَّولِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ أَنتَ ظَهرُ الْأَجِينَ وَجَارُ الْمُستَجِيرِينَ وأَمَانُ الْخَائِفِينَ إِن كُنتُ شَقِياً مَحرُوماً فِى الرِّزْقِ فَامُحُ فِى أُمِ الْكِتَبِ شِفَاوَتِى وَحِرمَانِى

وَاقْتَـارِ رِزْقِـى وَأَثْبتَنِى عِندَكَ مَرْروقًا مُوَفَّقاً لِلْخَيْرَاتِ فَإِنَّكَ قُلْتَ فِى كِتابكَ الْمُنْزَلِ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِندَهُ أُمُ الْكِتَب –

تحفۃ المصطفی تالیف و قلمی نسخہ والدمرحوم قدس سرہ

اسی طرح ایک ہزار بار یا غنیُ پڑھے۔

نماز جعفر طیار اور نماز قائم الحجہ روحی فداہ بھی اس شب میں مروی ہے

مفاتیح الجنان سے ان کی ترتیب دیکھیں۔

البتہ بنابر ارشاد حضرت آیت اللہ العظمی آقای ابوالحسن الموسوی الاصفہانی قدس سرہ وآیت اللہ العظمی آقای خمینی دام ظلہ سہل ترین طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے اول میں بعد الحمد سورہ اذا زلزلت دوسری میں سورہ والعادیات سلام کے بعد اور دو رکعت شروع کرے الحمد کے بعد سورہ اذا جا اور آخری رکعت میں بعد الحمد اخلاص ایکبار پڑھے۔

سلام کے بعد تین سو بار تسبیحات اربعہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا حَولَ وَلَا قُوةً إِلَّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظِيم

سید محمد انیس کاظمی عفی عنہ وعن والدیہ واحسن الیہما والیہ۔۔۔